مولانا یزید احمد نعمانی

مغرب کی اسلام دشمنی اور دین حق کی مقبولیت میں اضافہ!

یورپ اور مغرب کا اسلام سے تعصب کوئی ڈھکا چھپا نہیں ۔ یہود ونصاریٰ نے ہمیشہ اسلامی تہذیب وثقافت، شعائر اسلام اور شخصیات اسلام کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کیا ہے۔ ماضی میں ان اعدائے اسلام کی جانب سے دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی کہ اسلام ایک انتہا پسند، رجعت پسند اور تشدد پر یقین رکھنے والا مذہب ہے۔ اسلام میں عورت کے کوئی حقوق نہیں ۔ اسے گھر کی چار دیواری میں قید رکھا جاتا ہے۔ آج بھی زمانہ حال کی تمام ترجدتوں اور ابلاغ کی تمام صورتوں کو بروئے کار لا کر دین مبین کے دشمنوں نے اسلام کے خلاف اپنا متعصبانہ، جارحانہ اور معاندانہ طرز عمل جاری رکھا ہوا ہے۔ وقفے وقفے سے یورپ کے اندر اسلام دشمنی کی کوئی نہ کوئی تازہ لہر اٹھتی رہتی ہے۔ معاذ اللہ کبھی گستاخانہ خاکے تو کبھی حجاب پر پابندی۔ کبھی مساجد پر حملے تو کبھی کلام الٰہی کی بے حرمتی۔ کبھی اسلامی سزاؤں پر تنقید تو کبھی احکام اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی۔

تازہ خبر کے مطابق نسل پرست گروپ فار رائیٹ کی جانب سے جرمنی کے شہر بون میں اسلام مخالف ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ ریلی کے 30 شرکا نے ہاتھوں میں گستاخانہ خاکے اٹھا رکھے تھے، جب کہ انہیں جرمن پولیس کی جانب سے مکمل سیکورٹی بھی فراہم کی گئی تھی۔ اس ریلی کو 600 کے قریب مسلمانوں نے اس وقت روک دیا، جب یہ ریلی شاہ فہد اکیڈمی کے سامنے پہنچی، اس دوران دونوں فریقوں کے مابین شدید تصادم ہوا۔ بتایا جاتا ہے کہ مظاہرین نے ریلی کو تحفظ دینے کے لیے پہنچنے والے پولیس اہل کاروں پر بھی پتھر پھینکے جس کے نتیجے میں متعدد افراد زخمی ہوئے، جن میں 30 پولیس افسران بھی شامل ہیں۔ اطلاعات کے مطابق پولیس کو صورت حال سنبھالنے میں 45 منٹ لگ گئے۔

واضح رہے کہ گزشتہ ہفتے جرمنی کی ایک عدالت نے الیکشن مہم کے دوران اشتعال انگیز گستاخانہ خاکوں کے استعمال پر پابندی اٹھالی تھی، جس کے بعد اس فیصلے کو مسلم حلقوں کی جانب سے شدید تنقید کا سامنا تھا۔ جب کہ عدالتی فیصلے کے بعد اسلام مخالفین کے حوصلے بڑھ گئے تھے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق ایسا ہی ایک اور مظاہرہ جرمنی کے دوسرے شہر لونگن میں بھی کیا گیا۔ دوسری جانب اسلام دشمن نازی پارٹی کا کہنا تھا کہ 25 مساجد کے سامنے ایسے مظاہرے کیے جائیں گے۔ اس اعلان کے بعد بون شہر میں سخت کشیدگی پائی جاتی ہے۔ واضح رہے کہ نازی پارٹی نے ڈنمارک کے گستاخ کارٹونسٹ ویسٹر گارڈ کے بنائے گئے خاکے 13 مئی کو ہونے والے انتخابات کی مہم کے سلسلے میں استعمال کیے ہیں۔ اس پارٹی نے اسلام مخالف خاکوں پر انعام کا بھی اعلان کر رکھا ہے۔ دوسری طرف جرمن حکومت کے ایک عہدے دار نے نازی پارٹی کو ہی ساری صورت حال کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ جب کہ جرمنی کے عیسائی وزیر

دفاع فریڈرچ کا کہنا ہے کہ معاملے کا کوئی حل نکال لیا جائے گا۔__ یہاں یہ بات مدنظر رہے کہ جرمنی میں ہی 2009ء کے دوران ایک مصری خاتون مروا شیربنی کو ایک جرمن دہشت گرد شہری نے کمرہ عدالت میں سرعام خنجر مار کر شہید کردیا تھا۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق اس مذموم واقعے کا پس منظر یہ ہے کہ جرمنی کے شہر ڈرسٹن میں 28 سالہ جرمن شہری الیکس مروا شیربنی کا پڑوسی تھا۔ شیربنی جب بھی حجاب پہنے اپنے گھر سے باہر نکلتی تو الیکس اسے تحقیر آمیز نظروں سے دیکھتا تھا۔ اگست 2008ء میں مروا جب اپنے 3 سالہ بچے کو گھر کے قریب واقع پارک میں جھولا جھلا رہی تھی تو اسی اثنا میں الیکس پارک میں داخل ہوا اور شیربنی کو حجاب پہنے دیکھ کر اسے ''مسلم انتہا پسند، دہشت گرد'' اور دیگر غیر اخلاقی کلمات کہتا رہا۔ مروا اور اس کے شوہر نے الیکس کے، مذہب کی بنیاد پر تعصبانہ اور نازیبا رویے پر جرمن عدالت سے رجوع کیا۔ عدالت میں اپنے بیان میں الیکس نے کہا تھا کہ اس شدت پسند مسلم خاندان کو جرمنی میں رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ جس کے بعد عدالت نے الیکس کو مسلم خاتون کے مذہب کی توہین کرنے پر مجرم پایا اور اس پر صرف 780 یورو جرمانہ کیا۔__ یکم جولائی 2009ء کو شیربنی اپنے خاوند عکاظ اور تین سالہ معصوم بیٹے کے ہمراہ مقدمے کی سماعت کے لیے عدالت میں موجود تھی۔ اس موقع پر شیربنی کو حجاب میں دیکھ کر الیکس نے چاقو کے اٹھارہ وار کر کے شیربنی کو شہید کردیا جو اس وقت تین ماہ کی حاملہ تھیں۔ شیربنی کا شوہر عکاظ بھی اپنی بیوی کو بچانے کی کوشش میں قاتل کے چاقو اور پولیس کی گولی لگنے سے شدید زخمی ہوگیا تھا۔

ادھر امریکی وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن نے امریکا میں مسلمانوں کے ساتھ متعصبانہ رویے کا اعتراف کرلیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بنگلہ دیش میں پبلک فورم میں ایک طالبعلم نے امریکی وزیر خارجہ سے سوال کیا: ''امریکا اسلام کے خلاف کیوں ہے؟'' جس پر امریکی وزیر خارجہ نے گہرے دکھ کا اظہار کیا اور کہا کہ ان سے جو سوال پوچھا گیا ہے، اس کا جواب بدقسمتی سے ہاں میں ہے۔ تاہم انہوں نے فوراً ہی پینترا بدلتے ہوئے کہا کہ دراصل اسلام کی تعلیمات کو مسخ کرنے والے انتہا پسندوں نے امریکا پر حملہ کیا، لہٰذا صرف امریکا کو ہی قصوروار ٹھہرانا درست نہیں ہوگا۔

یاد رہے کہ گزشتہ ماہ کے آخر میں امریکی ریاست فلوریڈا میں ملعون پادری ٹیری جونز نے ایک مرتبہ پھر شیطانی عمل دہراتے ہوئے قرآن پاک کی شدید بے حرمتی کی اور اس عمل کی ویڈیو انٹرنٹ پر جاری کی تھی۔ امریکی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق ملعون جونز اور اس کے ساتھی ایک پادری نے فلوریڈا میں ایک چرچ کے سامنے احتجاج کیا۔ جس کے دوران وہ ایرانی جیل سے سزائے موت پانے والے عیسائی پادری یوسف نادر خانی کی رہائی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ امریکی اخبار ''دی جینسویلی سن'' کی رپورٹ کے مطابق (نعوذ باللہ) قرآن پاک کے نسخے نذر آتش کیے جانے کے موقع پر 20 کے قریب افراد موجود تھے، جب کہ چرچ کی طرف جانے والی سڑک پر پولیس افسران تعینات تھے تاکہ ملعون پادری کو اس مذموم عمل کے سرانجام دینے میں کسی قسم کی رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ واقعے کے چند لمحے بعد شہر کے محکمہ آگ نے چرچ کو شہر کے فائر آرڈیننس کی خلاف ورزی کا نوٹس بھیجا۔ جب کہ امریکی محکمہ دفاع

پینٹا گان نے بھی ملعون امریکی پادری کے طرز عمل کے خلاف صرف ایک رسمی سا بیان جاری کیا۔

اگر چہ اس وقت طاغوت اسلام اور قرآن کو مٹانے پر تلا ہوا ہے۔تاہم حیرت انگیز امر یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں ہر چوتھا شخص مسلمان ہے۔جب کہ دنیا بھر کی اہم شخصیات اپنا پرانا مذہب ترک کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو رہی ہیں۔اس حوالے سے سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کی سالی لورین بوتھ پہلی اسلام قبول کرنے والی خاتون نہیں ہیں، بلکہ لورین سے پہلے بھی متعدد نامور شخصیات اسلام قبول کر چکی ہیں۔عالمی شہرت یافتہ قازقستان کے صدر نور سلطان نذر بائیوف اور گبون کے صدر عمر بونگھ نے بھی اپنا پرانا مذہب ترک کر کے اسلام قبول کیا۔ان دونوں صدور کی جانب سے دائرہ اسلام میں داخل ہونے سے وہاں اسلام کی مقبولیت میں اضافہ ہوا اور لوگ اسلام کو ترجیحی بنیادوں پر سمجھ رہے ہیں۔اسی طرح پاکستانی عیسائی کرکٹر یوسف یوحانہ نے بھی اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا نام محمد یوسف رکھا۔ جب کہ 2001ء میں طالبان کی قید سے رہائی پانے والی برطانوی خاتون صحافی ایوان رڈلے نے بھی اپنا پرانا مذہب ترک کر کے اسلام قبول کیا اور اب ان کا اسلامی نام مریم ہے۔ایک سروے کے مطابق یورپ کے بعض ممالک جرمنی، فرانس، امریکا اور روس سمیت کئی ممالک میں مسلمانوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور لوگ بڑی تعداد میں اپنا پرانا مذہب ترک کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔

یہاں اسلام کی حقانیت سے متاثر ہو کر اسے قبول کرنے والی خاتون ''مونیکا ہانکسلم'' کا یہ بیان ذکر کرنا ہی کافی معلوم ہوتا ہے، جس میں انہوں نے کہا ہے: ''میں پردے کو عورت کی توہین نہیں سمجھتی بلکہ میں اسے عورت کی سہولت اور آسانی کیلئے انتہائی ضروری سمجھتی ہوں۔میں نے اتفاقاً اسلام قبول نہیں کیا ہے، بلکہ یہ مسئلہ چند سال پرانا ہے۔میں اس علاقے سے تعلق رکھتی ہوں جہاں مردرات کو نشہ میں دھت گھر آتے ہیں اور اپنی عورتوں کو تشدد کا نشانہ بنا کر اپنی اور ان کی زندگیوں کو تباہ کرتے ہیں۔میں نے اسلام کو امن، صلح اور رحمت کا دین سمجھ کر منتخب کیا ہے۔میں نے اسلام قبول کرنے سے پہلے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا اور اس کا انجیل سے موازنہ کیا، اس کے بعد میں قرآن کریم کی الٰہی تعلیمات کی مجذوب ہوگئی۔''

مونیکا کے بقول انہوں نے نہ صرف قرآن مجید کا مطالعہ کیا بلکہ فقہ اور سیرت نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے بھی آشنائی پیدا کی۔نومسلم مونیکا کہتی ہیں یورپ میں لوگ انجیل کا نام تو لیتے ہیں، لیکن بدقسمتی سے اس پر عمل نہیں کرتے۔ تاہم جن مسلمانوں نے مجھے اسلام اور قرآن سے آشنا کیا، وہ الٰہی اور قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں اور جو کچھ قرآن وسنت میں موجود ہے، اس کا خاص خیال کرتے ہیں۔یہ وہ چند اہم چیزیں تھیں جن کو دیکھ کر میں نے اسلام قبول کیا۔

اہل مغرب کو چاہیے کہ وہ ان نومسلموں کے تاثرات کو ہی کم از کم پڑھ لیں جو ان کے ہم وطن اور ہم قبیلہ ہیں۔جنھوں نے اپنی پوری زندگی یورپ کے مادر پدر آزاد ماحول میں بتائی، لیکن آج وہ حق کو پا کر روحانی مسرت سے سرشار ہیں۔بلاشبہ یورپ میں اسلام کی تیزی سے بڑھتی ہوئی مقبولیت ومحبوبیت اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ نور خداوندی کفر کی پھونکوں سے نہیں بجھ سکتا۔